خاوند کے معاملات تبدیل ہو چکے ہیں اور حرام کا ارتکاب کرنے لگا ہے، بیوی کو کیا کرنا چاہیے ؟

انتكس زوجها وغير معاملته لها وارتكب المحرمات فماذا تصنع ؟

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

خاوند کے معاملات تبدیل ہو چکے ہیں اور حرام کا ارتکاب کرنے لگا ہے، بیوی کو کیا کرنا چاہیے ؟

میری شادی کو دس برس ہو چکے ہیں، اور میرے دو بیٹے اور ایك بیٹی ہے، میری شادی محبت کی شادی تو نہیں تھی، لیکن میں اپنے خاوند سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں؛ کیونکہ شادی کے ابتدا میں خاوند میری بہت عزت کرتا اور ہر معاملہ میں مجھ سے مشورہ کرتا تھا، اور میرے ساتھ الفت و محبت کی باتیں کرتا حتی کہ میں اسے مکمل طور پر محبوب جاننے لگی.

صریح بات ہے کہ وہ نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کرتا تھا، اور ہر معاملہ میں میری معاونت کرتا، حتی کہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور گھر کے کام کاج میں بھی میرا ہاتھ بٹاتا لیکن شادی کے چار برس بعد اس کے دوسرے نوجوان لڑکوں سے تعلقات بننا شروع ہوئے.

اور اچانك انکشاف ہوا کہ وہ تمباکو نوشی کرنے لگا ہے جس سے مجھے بہت دکھ اور صدمہ ہوا، اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ دوبارہ ایسا نہیں کریگا، لیکن شدید افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اب تك تمباکونوشی کر رہا ہے، اور اس کا اتنا عادی ہو چکا ہے کہ صبح کے وقت روزانہ کیفے جا کر حقہ پیتا ہے.

جب میں اسے روکتی ہوں تو وہ مجھ پر چیخنے چلانے لگتا ہے کہ مجھے اس کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے، یہ بھی علم رہے کہ وہ میرے حقوق میں بھی کوتاہی کر رہا ہے، اور بچوں کے حقوق بھی صحیح طور پر ادا نہیں کرتا، اپنے دوست و احباب کے ساتھ بہت زیادہ مشغول رہتا ہے، بلکہ صبح گھر سے نکلتا ہے تو رات کے آخری حصہ میں ہی واپس پلٹتا ہے.

میں نے اس موضوع میں اس کے خاندان والوں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی کہ وہ اسے سمجھائیں لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا، وہ کسی کی بات سنتا ہی نہیں، میں اس سلسلہ میں بہت پریشان ہوں، کیونکہ وہ میرے ساتھ بہت زیادہ عصبیت کا معاملہ کرنے لگا ہے اور بات بات پر غصہ ہونا شروع ہو جاتا ہے.

لیکن اپنے دوستوں کے ساتھ ہنستا اور مذاق کرتا رہتا ہے ان سے خوش رہتا ہے، اسی طرح اگر ہم اسے کہیں کہ ہم سب اکٹھے کہیں گھومنے جاتے

ہیں تو وہ راضی نہیں ہوتا، اور اگر ہمارے ساتھ کہیں چلا بھی جائے تو بالکل خاموش رہتا ہے اور کسی سے بات تك بھی نہیں کرتا، موبائل کے ساتھ ہی لگا رہتا ہے یا تو میسج کرتا ہے یا پھر فون پر بات چیت، یہ اس حد تك تھا کہ ابتدائی طور پر تو میں خیال کرنے لگی کہ اس کے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ بھی تعلقات ہیں.
لیکن اس کے تصرفات کے مطابق تو میں یہی سمجھتی ہوں کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ مشغول رہتا ہے، میں اس سے ہر طرح محبت کرتی ہو اور دل و جان سے چاہتی ہوں.
ملاحظات: وہ مسجد میں نماز ادا کیا کرتا تھا، لیکن اب کئی نمازیں تو وہ ادا ہی نہیں کرتا، وہ مجھے اکثر طور پر مجروح کرتا اور میری اہانت کرتا رہتا ہے، اولاد کے سامنے مجھے غصہ ہوتا اور چیختا ہے، بلکہ کسی بھی شخص کے سامنے میری بےعزتی کر دیتا ہے اور میرے جذبات کا خیال بھی نہیں کرتا کہ کسی دوسرے کے سامنے ذلیل کر رہا ہے.
اکثر طور پر وہ تمباکونوشی کے عادی نوجوانوں کے ساتھ ٹور پر جاتا ہے، اپنے لباس وغیرہ پر فضول خرچی اور اسراف کا مرتکب ہوتا ہے، لیکن اسے گھریلو اخراجات اور ضروریات کی کوئی فکر نہیں کہ گھر میں کیا چیز کم ہے یا کچھ لانا ہے اس پر قرض بہت زیادہ ہے، اور اس کے پاس کوئی قیمتی چیز تك نہیں رہی.
یہ علم میں رہے کہ میں کام کرتی اور اپنے اخراجات خود برداشت کرتی ہوں، گھر کا کرایہ بھی دیتی ہوں، اور گھر کی ملازمہ کی تنخواہ بھی میرے ذمہ ہے، اور گھر کی اکثر ضروریات بھی پوری کرتی ہوں، لیکن اسے کوئی فکر ہی نہیں مجھے بتائیں کہ میں اس کے ساتھ معاملات میں کیا طریقہ اختیار کروں ؟

الحمد للہ:
اول:
ازدواجی زندگی کی بہت ساری مشکلات ہیں، اگر تو یہ مشکلات خاوند کی جانب سے ہوں تو پھر ایك عقلمند عورت کو اس کا سبب تلاش کرنا چاہیے کہ خاوند کے اپنی بیوی کے ساتھ معاملات میں تبدیلی کیوں آئی ہے، اور اس کی زندگی میں یہ مشکلات پیدا ہونے کے اسباب کیا ہیں، کیونکہ ہو سکتا

ہے کہ اس کا سبب یہ ہو کہ وہ خاوند کی بات نہیں مانتی، اور تصرفات میں عناد کا شکار ہوئی ہے، یا پھر خاوند کی اطاعت کرنے میں کہیں کوتاہی سے تو کام نہیں لے رہی، یا پھر کہیں وہ گھر اور بچوں کی تربیت میں تو سستی و کوتاہی کی مرتکب نہیں رہی، اس کے علاوہ دوسرے اسباب تلاش کرے.
یہ تو تصور نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ازدواجی زندگی سعادت کے ساتھ بسر ہو رہی تھی، اور اچانك ہی بغیر کسی سبب کے خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرنے لگا، اور گھر سے باہر راتیں بسر کرنے لگے، اور تمباکو نوشی کرنے لگے، اس کا ضرور کوئی سبب ہوگا، جس کی بنا پر خاوند ایسے کرنے لگا ہے، اور ضرور کوئی بات ہو گی جس نے اسے یہ غلط کام کرنے کی طرف لگا دیا.

اگرچہ ہمیں علم ہے کہ اکثر طور پر ان اسباب میں بیوی کا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا؛ بلکہ ایك نیك و صالح شخص کا غلط راہ پر چل نکلنا ـ اللہ تعالی ہمیں ثابت قدمی اور ہدایت نصیب فرمائے ـ یا تو بری صحبت اور سوسائٹی کی وجہ سے ہے جو اسے گھیر کر صراط مستقیم سے گمراہ کر دیتی ہے، حتی کہ اس کی دنیا و آخرت کی مصلحت سے بھی دور ہٹا دیتی ہے، جیسا کہ ہمارے سامنے اس مشکل میں دیکھنے کو مل رہا ہے.

جب بیوی کے سامنے واضح ہو جائے کہ خاوند میں تبدیلی آئی ہے اس میں بیوی کا کوئی دخل نہیں تو پھر یہ اس کے لیے اللہ کی جانب سے آزمائش ہے، اس لیے اسے یا تو خاوند کی جانب سے حاصل ہونے والی تکلیف پر صبر و تحمل کے ساتھ ساتھ خاوند کی اصلاح کے لیے دعا کرتے ہوئے اسے نصیحت بھی کرنی چاہیے.

یا پھر بیوی اگر اس کی اذیت و تکلیف پر صبر نہیں کر سکتی یا اسے خدشہ ہو کہ اگر خاوند کے ساتھ رہی تو اسے اپنے آپ یا اپنے دین کا خطرہ ہو سکتا ہے یا پھر اولاد بگڑ جائیگی یا پھر خاوند کی معصیت و نافرمانی کفر تك پہنچ جائے۔ اللہ اس سے محفوظ رکھے ـ تو اس حالت میں بیوی اپنے خاوند سے علیحدگی طلب کر سکتی ہے.

دوم:
بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کو وعظ و نصیحت کرنے میں اچھے طریقہ سے جدوجھد کرے، اور اس کے لیے اپنی کلام میں شدت اور سختی سے کام نہ لے، اور نہ ہی اس کے سامنے منہہ بسور کر اور تیوری چڑھا کر بات کرے.

بلکہ اسے اس سلسلہ میں نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور وہ اپنے ماں باپ اور خاندان والوں کو اس سلسلہ میں بتائے تا کہ وہ کسی ایسے شخص کو اس میں دخل اندازی کرنے کا کہیں جو اس کے خاوند کو نصیحت کرے، اور اسے صحیح راہ کی راہنمائی کرے.

اس کے ساتھ ساتھ بیوی کو حرص کے ساتھ سجدہ میں اور رات کے آخری حصہ میں اپنے خاوند کے لیے اللہ عزوجل سے اصلاح کی دعا کرنی چاہیے.

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:
" خاوند کے لیے اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوك کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو }النساء (١٩).

اور عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے "

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

جب خاوند اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوك کرے تو بیوی کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لے، اور اس کے ذمہ جو خاوند کے حقوق ہیں وہ ادا کرتی رہے تا کہ اسے اس کا اجروثواب حاصل ہو، ہو سکتا ہے جب خاوند اس کی جانب سے یہ سلوك دیکھے تو اسے ہدایت آ جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
{ اور نیکی و برائی برائی نہیں ہو سکتی، آپ برائی کو بھلائی سے دور کریں، تو وہ جس کے اور آپ کے درمیان عداوت و دشمنی ہے وہ آپ کا دلی دوست بن جائیگا }

{ اور یہ چیز تو انہیں ہی نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں، اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی اور نہیں پا سکتا } فصلت (٣٤ - ٣٥).

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الشیخ فوزان (٤ / ١٧٧).

اگر کوئی ایسی معاصی اور گناہ ہوں جس پر بیوی صبر کر سکتی ہے تو ٹھیك، لیکن ان میں نماز ترك کرنا شامل نہیں ہے، کیونکہ نماز ترك کرنا کفر اور دین اسلام سے ارتداد ہے، اس لیے بیوی اپنے خاوند کو نزدیك مت آنے دے، حتی کہ وہ نماز کی پابندی کرنے لگے.
شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك عورت کا خاوند کچھ کبیرہ گناہ مثلا نشہ وغیرہ کا ارتکاب کرتا ہے، اور یہ عورت اپنے خاوند سے تنگ ہے، عورت نیك و صالح اور ایمان والی ہے - ہم تو اسے ایسے ہی سمجھتے ہیں باقی اللہ ہی کو علم ہے - یہ عورت کیا کرے، اس نے کئی بار خاوند کو نصیحت بھی کی ہے کہ وہ اس حرام کام سے باز آ جائے، اور توبہ کر لے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا، اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟
آیا یہ عورت میکے چلی جائے، یا کہ صبر و تحمل سے کام لے ہو سکتا ہے اللہ تعالی اس شخص کو ہدایت نصیب کرے اسی طرح وہ اپنے بچوں کو بھی نماز ادا کرنے سے روکتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:
" حرام کام کا ارتکاب کرنے والا یہ شخص نماز ادا کرتا ہے یا نہیں ؟

سائل:
نماز تو ادا کرتا ہے لیکن سستی کے ساتھ ادائیگی ہوتی ہے کبھی گھر میں اور کبھی کام پر اور کبھی نماز میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے.

جواب:
میری رائے تو یہ ہے کہ جب بیوی نے اسے نصیحت بھی کی اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو پھر بیوی کو فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق حاصل ہے، وہ نکاح فسخ کر لے، لیکن بہر حال ان جیسے امور میں ہو سکتا ہے فسخ نکاح کے ساتھ اسے کچھ اشیاء حاصل نہ ہوں؛ کیونکہ اس کے ساتھ اولاد بھی ہے، اور فسخ نکاح میں مشکل پیش آئیگی.

اس لیے اگر اس کی معصیت و نافرمانی کفر کی حد تك نہیں پہنچتی تو خراب اور فساد کے خوف کی بنا پر خاوند کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں.
لیکن اگر یہ معصیت کفر کی حد تك پہنچ چکی ہو مثلا وہ نماز ادا نہیں کرتا تو پھر بیوی اس کے ساتھ ایك لمحہ بھی نہیں رہ سکتی "

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (١٣) سوال نمبر (١٨).
سوم:
خاوندوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے بارہ میں اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کریں، اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ تعالی نے انہیں اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اور انہیں حکم دیا ہے کہ وہ انہیں اچھے طریقہ سے رکھیں.

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں بتایا ہے کہ ہو سکتا ہے ان میں سے کوئی خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہو لیکن اللہ سبحانہ و تعالی اس میں خیر کثیر پیدا کر دے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی بیان کیا ہے کہ:
اگر وہ اس کے کسی اخلاق کو برا دیکھتا ہے تو پھر اس کے اخلاق حسنہ پر اسے راضی ہو جانا چاہیے.

الله سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

{ اور ان (بيويوں) كے ساتھ حسن معاشرت اختيار كرو، اور اگر تم انہيں ناپسند كرو تو ہو سكتا ہے تم كسى چيز كو ناپسند كرو اور الله تعالى اس ميں خير كثير پيدا فرما دے }النساء (١٩).

ابو ہريرہ رضى الله تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:
" كوئى مومن كسى مومنہ عورت سے بغض نہيں ركھتا، اگر وہ اس كے كسى اخلاق كو ناپسند كرتا ہے تو اس كے كسى دوسرے اخلاق سے راضى ہو جائيگا ۔ يا فرمايا: ۔ اس كے علاوہ كسى دوسرے اخلاق سے "
صحيح مسلم حديث نمبر (١٤٦٩).
ان خاوندوں كو يہ جاننا چاہيے كہ ان كے ليے قدوہ و نمونہ اور آئيڈيل نبى كريم صلى الله عليہ وسلم ہيں، نبى كريم صلى الله عليہ وسلم اپنى بيويوں كے ليے سب سے بہتر خاوند تھے.

ابن كثير رحمہ الله كہتے ہيں:
قولہ:
عاشروهن بالمعروف:
يعنى ان كے ساتھ اچھى كلام كرو، اور اپنے افعال بھى اچھے كرو، اور اپنى شكل و صورت بھى اچھى بناؤ جتنى تم ميں استطاعت ہے، بالكل اسى طرح جس طرح تم اپنى بيوي سے چاہتے ہو تو پھر تم بھى اسى طرح كرو.
جيسا كہ الله سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:
{ اور ان عورتوں كے ليے بھى ويسے ہى حقوق ہيں جس طرح ان پر حق ہيں اچھے طريقہ كے ساتھ }البقرة (٢٢٨).
رسول كريم صلى الله عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم ميں سب سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں كے ليے بہتر اور اچھا ہے، اور ميں اپنے گھر والوں كے ليے تم ميں سب سے بہتر اوراچھا ہوں "

سن ترمذی حدیث نمبر (۳۸۹۲) امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن معاشرت کرتے، اور ہمیشہ خوش رہتے اور اپنی بیویوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے، اور ان سے نرم رویہ اختیارکرتے، اور ان کے لیے اخراجات کھل کر کرتے، اور اپنی بیویوں کو ہنساتے.

حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ دوڑ لگانے کا مقابلہ کر کے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے محبت و مودت کا مظاہرہ کرتے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی اور مقابلہ جیت لیا، یہ اس وقت ہوا جبکہ ابھی میرا جسم فربہ نہیں ہوا تھا، لیکن جب میں بھارے جسم والی ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائی اور آگے نکل گئے تو فرمانے لگے: یہ اس کا بدلہ ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (۲۵۷۸) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس بیوی کی باری ہوتی رات کے وقت ساری بیویوں کو اس کے گھر روزانہ اکٹھے کرتے اور بعض اوقات ان سب کے ساتھ رات کا کھانا تناول فرماتے، پھر ہر بیوی اپنے اپنے گھر چلی جاتی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس بیوی کی باری ہوتے اس کے پاس رات بسر کرتے، ایك ہی بستر میں سوتے، اور اپنی اوپر والی چادر اتار کر صرف تہہ بند میں سوتے تھے.

جب عشاء كی نماز ادا كر ليتے تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم گھر ميں آ كر اپنی بيوی كے ساتھ سونے سے قبل كچھ دير باتيں كرتے، تا كہ اس سے انس و محبت پيدا ہو.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:
{ يقينا تمہارے ليے رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم ميں بہترين نمونہ ہے }الاحزاب (٢١).
ديكھيں: تفسير ابن كثير (٢ / ٢٤٢).
لگتا ہے كہ آپ كے خاوند كا بری صحبت اور بری سوسائٹی سے دور ہونا ہی علاج ہے جس كی بنا پر وہ اپنے بيوی بچوں اور گھر اور دين سے مشغول ہو گيا ہے اور ان كا خيال نہيں كرتا، اس ليے اگر ممكن ہو سكے تو اس كے ليے نيك و صالح صحبت اور سوسائٹی اور ماحول بنائيں، اس كے ليے اس كے خاندان سے نيك و صالح افراد سے مدد و تعاون حاصل كريں، جو اس كے ليے بری صحبت اور برے دوستوں كی جگہ حاصل كريں جنہوں نے اس كی حالت كو خراب كر كے ركھ ديا ہے تو يہ بہتر رہےگا.

پھر آپ كو بھی چاہيے كہ آپ اس بری سوسائٹی كا نعم البدل دينے كے ليے اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد طلب كرتے ہوئے خاوند كو گھر ميں سكون اور محبت و مودت اور الفت ديں جو اسے اس بری صحبت سے نجات دلائے، اميد ہے كہ اللہ تعالی آپ اور آپ كے خاوند كے ليے اس آزمائش سے كوئی نكلنے كی راہ بنا دے.

ہماری اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے وہ آپ كے خاوند كو ہدايت نصيب كرے، اور اسے ايسے كام كرنے كی توفيق دے جو اللہ كو راضی كرنے والے ہوں، اور آپ دونوں كو خير و بھلائی پر جمع فرمائے.

مزيد آپ سوال نمبر (٤٥٦٠٠) اور (٩٤٦٣) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.
اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفيق دينے والا ہے.

واللہ اعلم .